36847- سر منڈوانے اور بال چھوٹے کروانے میں ہونے والی غلطیاں

سوال

وہ کونسی سی غلطیاں ہیں جو بعض لوگوں سے سر منڈوانے اور بال چھوٹے کرواتے وقت سرزد ہوتی ہیں ؟

پسندیدہ جواب

سر منڈوانے اور بال چھوٹے کرانے میں سرزد ہونے والی بعض غلطیاں مندرجہ ذیل ہیں :

اول :

بعض لوگ اپنے سر کا کچھ حصہ استرے کے ساتھ مکمل مونڈ دیتے ہیں اور باقی حصہ رہنے دیتے ہیں ، اور میں نے اپنی آنکھوں سے اس کا مشاہدہ بھی کیا ہے ، میں نے ایک شخص کو صفا مروہ کی سعی کرتے ہوئے دیکھا اور اس نے اپنا نصف سر مکمل طور پر منڈوار کھا تھا اور باقی بال اسی طرح تھے ، میں نے اسے پکڑا اور کہا : بھائی آپ نے ایسا کیوں کیا ہے ؟ تو اس نے جواب میں کہا : میں نے یہ اس لیے کیا ہے کہ میں دوبار عمرہ کرنا چاہتا ہوں لہذا نصف سر پہلے عمرہ کے لیے منڈاویا ہے اور نصف اپنے اس عمرہ کے لیے چھوڑ دیا ہے ، یہ جہالت اور گمراہی ہے ، کوئی اہل علم نے ایسا کرنے کا نہیں کہتا ۔

دوم :

بعض لوگ جب عمرہ سے حلال ہونا چاہتے ہیں تو اپنے سر کے چند ایک بال ایک ہی جانب سے کاٹ لیتے ہیں ، اور یہ آیت کریمہ کے ظاہر کے بھی خلاف ہے جس میں اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

) مُحلقِین رؤوسکم ومقصرِین (

{تم اپنے سر منڈواتے ہوتے اور سر کے بال کٹواتے ہوئے }۔ الفتح (27) ۔

لہذا سر پر بال کٹوانے کا اثر واضح طور پر ہونا ضروری ہے ، اور یہ تو معلوم ہے کہ ایک دو یا تین بال کٹوانے سے کوئی اثر نہیں ہوتا اور نہ ہی عمرہ کرنے والے کے سر سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے بال کٹوائے ہیں ، لہذا یہ اس آیت کریمہ کے ظاہر کے بھی خلاف ہوگا ۔

اور ان دونوں غلطیوں کا علاج یہ ہے کہ جب سر منڈوانا چاہے تو مکمل سر کو منڈوائے اور جب بال چھوٹے کروانا چاہے تو وہ اپنے سر کے سارے بال چھوٹے کروائے چند بالوں پر اکتفا نہیں کرنا چاہیے ۔

سوم :

بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو سعی سے فارغ ہوتے ہیں تو اگر انہیں کوئی سر مونڈنے یا بال چھوٹے کرنے والا نہ ملے تو وہ اپنے گھر چلے جاتے ہیں اور جا کر اسی طرح حلال ہو کر اپنا لباس زیب تن کر لیتے ہیں اور پھر بعد میں وہ اپنا سر منڈواتے ہیں یا بال کٹوا لیتے ہیں ، جو کہ بہت بڑی غلطی ہے ، اس لیے کہ انسان عمرہ سے اس وقت تک حلال نہیں ہوتا جب تک وہ اپنا سر منڈوا نہ

لے یا بال چھوٹے نہ کروالے ، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں ان صحابہ کرام کو جو اپنے ساتھ قربانی نہیں لائے تھے انہیں حج کو عمرہ میں تبدیل کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا تھا :

(اسے چاہیے کہ وہ اپنے بال چھوٹے کروالے اور پھر حلال ہوجائے) بخاری (1691) مسلم (1229)

تو یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ بال چھوٹے کروانے کے بغیر حلال نہیں ہوسکتا ۔

تو اس بنا پر جب کوئی شخص سعی سے فارغ ہو اور کوئی بال مونڈنے یا چھوٹے کرنے والا نہ ملے تو اسے سر منڈوانے یا بال چھوٹے کروانے تک اپنے احرام میں ہی باقی رہنا ہوگا ، اس سے قبل حلال ہونا جائز نہیں ، اگر بالفرض کسی شخص نے جہالت میں ایسا کر بھی لیا کہ اس نے سر منڈوانے یا بال چھوٹے کروانے سے قبل یہ گمان کرتے ہوئے کہ ایسا کرنا جائز ہے اپنے آپ کو حلال کرلیا تو اس کی جہالت کی بنا پر اس پر کوئی حرج نہیں ہوگا ۔

لیکن اس پر واجب ہے کہ جب اسے علم ہو وہ اپنا لباس اتار دے اور احرام کی چادریں زیب تن کرلے کیونکہ احرام کی حالت میں جہالت کی وجہ سے ہونے والے تحلل میں رہنا جائز نہیں کیونکہ وہ ابھی تک حلال ہی نہیں ہوا ، پھر جب وہ اپنا سر منڈوالے یا بال چھوٹے کروالے تو وہ حلال ہوجائے گا ۔ انتہی .